

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 22 جنوری 2018ء بمطابق 04 جمادی الاول 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى ○ وَبُورَّتِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَبَرَّى ○ فَأَمَّا مَنْ طَغَى ○ وَأَثَرَ الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا ○ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ○ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ○ فَإِنَّ  
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ○ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَةُ الْكُبْرَى -

(ترجمہ): پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ -

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی، کوئسچنز آور، یہ چھٹی کی درخواستیں میں تھوڑا پہلے کرتا ہوں: جناب اعظم خان درانی صاحب، میاں ضیاء الرحمان صاحب، جناب الحاج صالح محمد صاحب، جناب الحاج ابرار حسین صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا، جناب انور حیات صاحب، جناب افتخار مشوانی، میڈم خاتون بی بی، منظور ہیں جی؟ (تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: اچھا کال اینشنز پہلے لیتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ تو کوئسچنز آور، ہے، آپ نے کال اینشنز لے لئے۔

جناب سپیکر: وہ خیر ہے، میں تھوڑا آگے پیچھے کروں گا۔ ایجنڈا کو Don't you worry۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: مسٹر منور خان ایڈوکیٹ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ تمام ڈیپارٹمنٹس کے ڈسٹرکٹ آفیسرز کلاس فور کی بھرتیوں میں اپنی من مانی کر رہے ہیں، جیسا کہ جیل سپرنٹنڈنٹ لکی مروت نے اپنی مرضی سے بھرتیاں کی ہیں اور ایم پی اے کے بارے میں گستاخانہ رویہ بھی رکھتے ہیں، لہذا اس پرائیکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ میرے خیال میں یہاں پہنچتے بھی ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں، ہر ایک کو یہی

مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر اپیلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! میری اگر آپ گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: جی جی، منور صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو جناب سپیکر! ہمیں بھی پریشانی ہوتی ہے کہ یہاں پہ ہم پریوچل موشنز بھی لاتے ہیں، پھر اس کے باوجود اپنی مرضی سے جیسے بھی لے آئیں، میں کسی پہ الزام نہیں لگاتا لیکن اس کیس میں سر! جو جیل سپرنٹنڈنٹ ہے، میرے خیال میں جو معلومات مجھے ہیں، اس نے کلاس فور کی جس طرح بھرتی کی ہے نا، میرے خیال میں میں جناب لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کیلئے کمیٹی بنائیں اور

In ten days ایسا نہیں کہ کمیٹیاں پھر پڑی رہیں اور اس میں Ten days میں اس کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کیلئے اس قسم کے لوگ اپنی من مانی نہ کریں۔  
جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! ہماری تحریک انصاف کی حکومت کا منشور یہی ہے کہ ہم انصاف پہ میرٹ کی بنیاد پہ آگے جائیں، تو اگر منور خان کا یہ ڈیمانڈ ہے، آئریبل ممبر ہیں ہمارے اس فورم کے، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، بے شک اس کی انکوائری ہو جائے، ضروری ہے۔  
جناب سپیکر: آپ کمیٹی خود انوائس کریں اور پھر ہاؤس کو اس سے انفارم کر لیں۔  
وزیر قانون: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: 'کوئٹیز آور' کو Suspend کرتے ہیں ابھی، اور یہ کال انٹینشن محمود جان صاحب!۔۔۔۔  
جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہ کوئٹیز۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آتا ہوں، ایجنڈا پہ آتا ہوں Don't you worry، میں کرتا ہوں ان شاء اللہ۔  
جناب محمود جان: تھینک یو جناب سپیکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ خوراک کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ موجودہ اجلاس میں میں نے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1312 پیش کیا تھا جس میں گنے کی قیمت 165 روپے فی چالیس کلوگرام کی بجائے 180 روپے مقرر کرنے کیلئے پرزور مطالبہ کیا تھا جس کے جواب میں وزیر خوراک کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی، کمیٹی کے اجلاس میں متفقہ فیصلہ ہوا تھا کہ مل مالکان گنے کے کاشتکاروں کو فی کلوگرام گنے کی قیمت 180 روپے ادا کریں گے مگر مل مالکان کمیٹی کی مذکورہ فیصلے پر عملدرآمد نہیں کر رہے، جن کاشتکاروں نے شوگر ملز کو گنا سپلائی کیا تھا، ان کی پرچی فی چالیس کلوگرام 165 روپے لگائی گئی ہے جو کہ انتہائی زیادتی ہے، لہذا صوبائی حکومت شوگر ملز مالکان کے خلاف تادیبی کارروائی کر کے کاشتکاروں کو فی کلوگرام گنے کی قیمت 180 روپے مقرر کرے۔

جناب سپیکر: جی، قلندر لودھی صاحب!

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب! دا مخکینہی ما خبرہ  
 کھری وہ جی، دا دہی ما سرہ پرچی موجود دی جی چہی کوم ملز مالکانو پہ 165  
 روپی زمیندار لہ ور کھری دی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اردو میں بولیں تاکہ قلندر لودھی صاحب سمجھ بھی سکے۔

جناب محمود جان: او زما تا سوتہ یو ریکویسٹ دے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اردو، اردو میں بولیں، پلیز۔

جناب محمود جان: میری آپ سے ریکویسٹ ہے سپیکر صاحب! کہ آئندہ جو میٹنگ ہو، وہ آپ خود چیئر کریں  
 اور اس کو جلدی سے جلدی بلائیں آپ سر۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب! پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ پہلے بھی  
 انہوں نے کال اینٹنشن لایا تھا، اس پر بھی بات ہوئی، پھر سٹینڈنگ کمیٹی کی انہوں نے میٹنگ بلائی ہے،  
 بیدار بخت صاحب ہمارے چیئر مین ہیں فوڈ کے، بخت بیدار صاحب، تو اس میں میں بھی گیا تھا، وہاں بھی  
 ہماری بات ہوئی ہے، اس کا نوٹیفیکیشن 180 روپے چالیس کلوگرام کا ہے اور یہ اس کا نوٹیفیکیشن ہے اور  
 اسی پر ہم نے سختی کی ہوئی ہے۔ پورے پاکستان میں یہی ریٹ ہے اور یہ مرکز سے بھی آتا ہے اور سارے  
 صوبوں میں وہی ایک ہی ریٹ چلتا ہے چاروں صوبوں میں، تینوں صوبوں میں، تو اب پنجاب کا بھی یہی  
 چل رہا ہے اور سندھ میں بھی یہی چل رہا ہے لیکن پنجاب والے اور سندھ والے اپنے مل مالکان کو سبڈی  
 دے رہے ہیں 10.77 اور ان کو انہوں نے ایکسپورٹ کی بھی دی ہوئی ہے، انہوں نے اجازت دی ہوئی  
 ہے جبکہ ہم نے نہ ہی پچھلے سال ان کو سبڈی دی ہے، نہ اب ہم دے سکتے ہیں کیونکہ ہماری مالی مشکلات  
 ہیں صوبے میں اور اس کے بعد ہماری جو پیداوار ہے، وہ ہمیں چاہیے، چینی جو ہے ساڑھے آٹھ ہزار ٹن  
 چاہیے اور اس میں ہمارے پاس یہ چار اس کی آدھی پیداوار ہے ہمارے پاس، تو اگر آٹھ لاکھ ٹن چاہیے  
 ساڑھے آٹھ لاکھ ٹن، تو ہمارے پاس چار لاکھ ٹن کی اس کی پیداوار ہے، تو اسلئے بھی ہم ان کو اجازت نہیں  
 دے سکتے۔ اس کے باوجود ہم نے سختی کی ہوئی ہے اور سندھ میں چونکہ بہت ساری ایسے وڈیروں کی ملیں  
 بھی اپنی ہیں تو اس میں وہاں ریٹ اب بھی جو 40 Kg کا چل رہا ہے، وہ 130/140 اور پنجاب میں ڈیڑھ  
 سو، 150 چل رہا ہے، ہم نے اب بھی بہت سختی کی ہوئی ہے اور ہم انہیں سبڈی بھی نہیں دیتے ہیں اور

Ensure بھی کرتے ہیں کہ 180 روپے ریٹ دیا جائے Growers کو۔ ہم Growers کے ساتھ کھڑے ہیں مالکان کے خلاف، لیکن میرے جو قابل احترام میرے برخوردار ہیں، چھوٹے میرے بھائیوں کی طرح ہے، یہ جو بڑی Efforts کر رہے ہیں Growers کیلئے لیکن اب تین چار دفعہ، دو دفعہ تو یہ کال ٹینشن لے آئے ہیں، ادھر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی بات ہو گئی ہے لیکن ابھی تک ایک Grower نے بھی ہمارے پاس شکایت نہیں لائی، In writing کوئی چیز نہیں آئی، Cane Commissioner کے پاس کچھ چیز نہیں آئی اور اس کے بعد ایڈیشنل کمشنر جو ہے، جو ڈی سی او تھے، ان کے پاس کوئی شکایت نہیں ہے، یہ لاتے ہیں، یہ اچھی بات ہے۔ مجھے بھی ادھر ادھر سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے لیکن وہ مل مالکان اور ان کے پاس جو Growers ہیں، ان کی کوئی Mutual آپس میں انڈر سٹینڈنگ ہے جس سے ان کا کام چل رہا ہے۔ میں نہیں چاہتا، ہمارا نوٹیفیکیشن 180 روپے ہے اور ہم اسی پر ہی سختی کریں گے جس طرح چاہیں گے لیکن نہ ہم سبسڈی دیتے ہیں مل مالکان کو جبکہ پنجاب بھی دے رہا ہے اور سندھ بھی دے رہا ہے اور نہ ہی ہم انہیں چینی باہر فروخت کرنے کیلئے اجازت دیتے ہیں، تو ان سب چیزوں کے باوجود بھی ہمیں ابھی تک Growers کی طرف سے ایسا کوئی ایٹو نہیں بنا جو کہ وہ آ کے میرے Cane Commissioner کے پاس رپورٹ کرتے ہیں یا Additional Cane Commissioner کے پاس کرتے ہیں، پھر بھی ان کی بات پر جو ہے ہم پھر اس کو کوشش کریں گے، پھر اس کی 'ایکسپریس' کرتے ہیں، پھر اس کو واچ کرتے ہیں، پھر Ensure کریں گے کہ 180 روپے پر ہی وہ لیں، ہماری یہی کوشش ہے چونکہ ہم Growers کی بہتری کیلئے سب کچھ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں میں، مجھے بتائیں قلندر لودھی صاحب! یہ آپ Explain کر لیں کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ جو ان کی اعداد و شمار ہیں، یہ مطلب نہیں ہے، تو اس نے تو باقاعدہ اس کے پاس رسیدیں ہیں، پوری ڈیٹیل اس کے پاس بڑی ہوئی ہے۔

وزیر خوراک: ان کے پاس رسیدیں ہیں جو کہ Growers کی طرف سے آئی چاہئیں، Grower نے Divisionally ہر آدمی نے اپنی شکایت کرنی ہے کین کمشنر کے پاس ایڈیشنل کین کمشنر کے پاس، ڈی سی کے پاس پھر میرا جو فوڈ ڈائریکٹر ہے، وہ کین کمشنر ہے، پھر ان کے بعد ہم کوئی ایکشن لیں گے ناجی، یہ تو اسمبلی میں چیز لاتے ہیں، یہ میرے علم میں آگئی، ڈیپارٹمنٹ کے علم میں آگئی، سب کچھ ہم کرتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ Grower کی طرف سے آئے، وہ آپس میں راضی ہیں جو کچھ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس

ان کی طرف سے کچھ نہیں آ رہا اور یہ ان کی نمائندگی کرتے ہیں، بہت اچھی بات کرتے ہیں، میں ان کو سپورٹ کرتا ہوں، یہ اچھی بات ہے لیکن وہ Individual کی طرف سے ہمارے پاس آئے ہر جگہ، خزانہ کا علیحدہ ہے، پری میسر کا علیحدہ ہے، ڈی آئی خان کا علیحدہ ہے، ہم اس طرح سے ان پرائیکشن لیں گے۔  
جناب سپیکر: جی، محمود جان!

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے تو تفصیل سے بات کی لیکن یہ جو آئی ہے، میں خود ایک Grower ہوں، سر! ڈسٹرکٹ پشاور میں گنے کا سب سے بڑا Grower میں ہوں، میں یہ ثبوتیں دے رہا ہوں سر! بار بار اسمبلی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس پہ عملدرآمد نہیں ہو رہا، جب تک سر! یہ اس پہ Self action نہیں لیں گے سر! اس کا کچھ نہیں ہوگا، تسلیوں سے کام نہیں چلے گا۔ سر! زمیندار جو ہے، زیادہ تر زمینداروں نے اپنی گنے کی فصلیں جلادی ہیں سر! اتنے کم ریٹ میں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس گنے کی وجہ سے سر! ہماری اگلی گندم کی فصل بھی متاثر ہوئی ہے، ہماری گندم کی پیداوار کم ہوگی، ہماری لیٹ ہوگی گندم، تو سر! ان سب باتوں پہ توجہ دینی چاہیے اور منسٹر صاحب کو صرف یہ تسلی پہ نہیں Strict action لینا چاہیے کہ جو مل مالکان کہ انہوں نے ایکشن لیا ہے اس کے اوپر، 180 ریٹ مقرر کریں اور جو 165 دیا گیا ہے، اس کو بھی 180 میں Convert کریں سر۔

جناب سپیکر: میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دیتا ہوں کہ جب تک متعلقہ قائمہ کمیٹی کا فیصلہ نہ آئے، اس وقت تک گنے کی خرید حکومتی نوٹیفیکیشن جو کہ 180 per kg ہے، کے مطابق عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اور جو گنا 165 روپے خریدا گیا ہے، ان زمینداروں کو پوری سرکاری قیمت ادا کی جائے، نیز میں خود اس کمیٹی کو چیئر کروں گا اور میں خود جو ہے نادیکھوں گا کہ جو کسانوں کے پرابلز ہیں، ان کو ہم دیکھیں گے خود ان شاء اللہ۔ جی، مفتی جانان صاحب! پلیز۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فخر اعظم! زہ دا دغہ نورہ ایجنڈا اخلم د دې نہ پس به مونږ کوئسچنز شروع کرو بنه، جی جی۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو پہ وساطت باندې د دې ایوان توجہ یو مستلې طرف ته راگر خوؤم۔ د ورکنگ فوکس سکول اساتذہ کرام تقریباً د یوې هفتې نه بهر په احتجاج باندې ناست دی او د هغوی څه جائزې مطالبې دی، هغوی د هغې د پوره کولو د پاره دلته ناست

دی، زما به تاسو ته درخواست وی چي یو کمیٹی ورته جوړه کړه، هغه کمیٹی د د هغوی مسئلې واوری، کومې جائزې مسئلې وی، د کولو وی، هغه د اوکړه شی او چي کومې جائزې نه وی، هغه د نه اوکړه شی، زما دا گزارش دے تاسو ته۔  
جناب سپیکر: مفتی صاحب! که ته لږ مهربانی اوکړئ څه کال ایتینشن پرې راوړئ یا څه کوئسچن پرې راوړئ نو په هغې باندې به مونږه سپیشل کمیٹی جوړه کړو او دا به لږ اوگورو۔

مفتی سیدحانان: په دې خوبه جی په دې به څه کال ایتینشن، په دې جی کال ایتینشن به نه راوړلے شی، دا یو کمیٹی ورته جی جوړه شی، یو کمیٹی۔۔۔۔  
جناب سپیکر: اچھا جی۔

مفتی سیدحانان: چي د هغوی خبره واوړیدلے شی چي هغوی څه وائی، که جائزه مسئله ئې وی نو صوبائی حکومت۔۔۔۔

جناب سپیکر: او جی، دا موشن باندې راوړئ تاسو کنه نوزه به دا Entertain کړم، زه به په Top priority باندې دا واخلم۔۔۔۔

مفتی سیدحانان: بڼه صحیح ده۔

جناب سپیکر: تههیک شو کنه جی؟

مفتی سیدحانان: او، یو جی بل د قاعدې (d) 52 د معطل کولو درخواست کوم، زه دا یو کال ایتینشن نوټس دے، دا پیش کول غواړم۔

جناب سپیکر: دا خو کاپیانی نشته د هاؤس سره جی۔

مفتی سیدحانان: جی؟

جناب سپیکر: هاؤس سره کاپیانی نشته، مونږ سره هم کاپیانی نشته۔

مفتی سیدحانان: ما تاسو ته هم جی درلیبرلی دی، تاسو ته مو درلیبرلی۔

جناب سپیکر: ما سره نشته دے، چرته دے؟

مفتی سیدحانان: دا دے جی صحت کارڈ باره کبڼې، د صحت کارڈ باره کبڼې۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو صرف Verbally خبره اوکړئ۔

مفتی سید جانان: صحت کارڈ بارہ کبھی جی دہ او جی او۔

جناب سپیکر: تاسو پوائنٹ آف آرڈر باندی خبرہ او کړی جی، پوائنٹ آف آرڈر باندی خبرہ تاسو او کړی او هغی باندی به بیا مخکبھی دغه او کړو۔

مفتی سید جانان: دغه به جی که په دغه طریقې پیش شی، لږ به قانون ته به زه وایم چې لږ غوندي برابر شی۔

جناب سپیکر: زه پوهه یم Concerned Minister هم نشته او د هغی د پارہ خو طریقہ دا دہ چې ته ما ته دغه را کړه په دې او دا به مونږ Next چرته واچوؤ خو ته اوس کال ایتیشن دغه باندی خبرہ او کړه، پوائنٹ آف آرڈر باندی۔۔۔۔

مفتی سید جانان: ما خو جی، دغه جی۔

جناب سپیکر: جی آپ بات کریں کیونکہ ہیلتھ سیکرٹری صاحب یہاں بیٹھے ہیں، وہ آپ کی بات کو سن بھی لے گا اور آپ کی جو Suggestions ہیں اور پھر ہم چاہیں گے کہ ہیلتھ سیکرٹری صاحب اور ڈیپارٹمنٹ آپ کے ساتھ اس کے بارے میں ایک Proper meeting کر لیں۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری حل طلب مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صحت کارڈ کی تقسیم کا جو طریقہ کار ہے، اس میں بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے صوبے کے بہت سے غریب اور نادار لوگ اس کارڈ کے فوائد سے مستفید نہیں ہو سکتے ہیں، لہذا اس کارڈ کی تقسیم کے طریقہ کار پر نظر ثانی کی جائے۔

زما به گزارش وی کہ یوہ کمیٹی ته اولیبرلې شی او جناب سپیکر صاحب! ډیر کارڈ ونه داسې دی چې هغه په زرگونو کارڈ ونه مطلب دا دے اوسه پورې پراته دی او د هغې نه شوک فائده نشی او چتولې، وړې وړې مسئلې دی ورکبھی خو اوسه پورې پراته دی نو که دا کمیٹی ته لار لو، دغه کارڈ ونه به دغه خلقو ته به ئې لکه جائزه فائده اورسی۔

جناب سپیکر: اصل کبھی چونکہ دا لا دغه شوے نه دے، صرف تاسو پوائنٹ آف آرڈر باندی۔۔۔۔

جناب محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ادریس صاحب! تاسو په دې باندی خبرہ کوئ؟

جناب محمد ادریس: جی۔

جناب سپیکر: دا د پوائنٹ آف آرڈر پہ حیثیت مونہرہ اخستے دے، کہ بیا تاسو کله کال اتینشن راؤرئ، مونہرہ Proper راؤرئ او زہ بہ سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ تہ بہ زہ دا ریکویسٹ او کرم چہ تاسو سرہ Proper meeting او کری او ستاسو تجاویز چہ دی نو ہغہ ہوتل دغہ کری چہ خہ مؤثر کیدے شی، ہغہ مؤثر طریقہ باندی حل شی۔ جی، ادریس صاحب!

جناب محمد ادریس: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ سپیکر صاحب۔ دا مفتی صاحب چہ کومہ خبرہ او کرہ د دہ صحت کارڈ پہ بارہ کبھی، سر! دیکبھی یو مسئلہ دہ چہ دا عموماً راپینہ دہ مونہرہ تہ، صحت کارڈ کبھی پانچ لاکھ چالیس ہزار روپی صحت کارڈ یو فی خاندان تہ ملاویزی چہ پانچ لاکھ چالیس ہزار پوری علاج کولہ شی۔ دیکبھی د زہ آپریشن راشی، داسی اوس یو کیس شروع دے مونہرہ سرہ چہ پہ ہغی کبھی ہسپتال تہ لار شی، پرائیویٹ ہسپتال تہ لار شی، آر ایم آئی تہ لارل، ہغوی ورتہ وائی تین لاکھ روپو پوری تا تہ مونہرہ علاج کولہ شو، At a time تا تہ پانچ لاکھ روپو نشو کولہ نو پہ ہغی باندی خرچہ راخی چار لاکھ ستاسی ہزار روپی ورتہ ہغوی ڈیمانڈ جوہ کرے دے چہ دومرہ خرچہ بہ پہ تا باندی راخی، نو تین لاکھ پوری بہ تا تہ گورنمنٹ ورکوی او دو لاکھ روپی بہ تہ خیلہ بندوبست کوہ نو آیا دا غریب خلق، دہ حکومت چہ دا دومرہ غتہ Facility یا فنڈ Allocate کرے دے ورتہ، نو پہ دہ باندی بہ دا غریب خلق خنگہ، کوم خانی نہ دا پیسی ورتہ د خیل جیب نہ بندوبست کوی؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ اس کے اوپر Comment کریں اور میرے خیال میں میں باقاعدہ ان کو وہ کروں گا اور یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، آپ ان کے ساتھ میٹنگ کریں گے تاکہ ان کی جو جو Suggestions ہیں اور جو Doable ہیں تاکہ اس کو Implement کرے۔ جی جی۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد ادریس: دویم نمبر پارٹ د دہ سرہ دا دے سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ادریس صاحب!

جناب محمد ادریس: دویم نمبر پارٹ ورسره سرا! دا دے چي د زره د دي آپريشن د پارہ پہ ایل آر ایچ کنبې چي کله هغوی لآرل، هغه Patient لاړو نو تير شوی نومبر کنبې هغوی تلی دی ورته او راتلونکی ستمبر، ستمبر 2018 ئې ورته آپريشن د پارہ تائم ورکړے دے، نو آیا د زره آپريشن، د زره بیمار، Patient دے يو کال پس هغه ته آپريشن تائم ملاويږي، د دي د پارہ هم Kindly څه دغه اوکړي چي دا ایمرجنسی Treat کوی ځکه د زره خو Main دغه دے۔

جناب سپیکر: چلو میں نے اس کے اوپر اپنا۔۔۔۔۔

محترمہ مرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میڈم ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر مرتاج روغانی!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو مسټر سپیکر۔ خو پورې چي تعلق د آر ایم آئی او د آپريشن دے، د آر ایم آئی د گورنمنټ سره يو Agreement شوے دے، په هغې باندې Even که سرجری زیاته وی خو هغوی They do it نا، Compensation basis on a lesser rate، په کم ریټ آپريشنونه د هر سرجری کوی That much I know. As for as the صحت انصاف کار د بے نظير سپورټ پروگرام انډر جوړ شوے وو خو What is happened چي دومره تائم کنبې ځنې خلق مړه شوی دی، ځنې د دي صوبې نه تلی دی نو هغه ځایونه، نو دا خو په سکور کيږي لکه Sixteen score شو، Fourteen score شو، نو اوس د بے نظير انکم سپورټ پروگرام باندې نور نوی انصاف کار د جوړيږي۔ يو خو دغه طريقه کار دا چينج دے خو خلقو ته پته نشته نو This is the procedure، نوی خلق به Induct کيږي Because زړو کنبې څه مړه دی او Some of them have left the Province. As far as this is concerned, LRH, I agree because ایل آر ایچ کنبې لسټ ډیر زیات دے۔ تاسو بهر ملکونو ته لاړ شئي نو هم تاسو ته به د آپريشن لسټ، خو As far as RMI is concerned، د آر ایم آئی Agreement شوے دے، باقاعده هغوی ته په کمو پیسو باندې سرجری کوی او که نور هم دغه وی نو I clear this I think خو point with you later on چي پليز تاسو هغې خلقو نه، ما ته هم يو دوه داسې راغلل چي بيا ما Detailed تپوس اوکړو نو The story was \_different

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایمپلائرز ریگولر ایزیشن آف سروسز مجریہ 2018 کا

متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Law Minister, please. Item No. 11, please table item No. 11.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, in the House.

جناب فخر اعظم وزیر: سر!

جناب سپیکر: فخر اعظم وزیر! آپ نے کہا تھا، Regularization Bill

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں امانڈ منٹس بہت آچکی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: تو اس میں سر! بہت امانڈ منٹس آچکی ہیں تو رولز آف بزنس بھی یہ کہتا ہے کہ آج اس کو Introduce کرنے دیں اور پھر اس کو ڈیفرفر کر کے کسی اور مقررہ وقت پر اس کو پاس کر دیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میڈم انیسہ زیب!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! یہ بہت اہم بل ہے، ہم اس کو بہت دل سے چاہتے ہیں کہ یہ پاس ہو لیکن اس کے اندر تھوڑا Legal matter ہے۔ Rule 82 کہتا ہے کہ جب آپ اس کو Introduce کریں، اس کے بعد Three clear dayes ملیں، اول تو جو آج امانڈ منٹس آئی ہیں، یہ بھی Introduction سے پہلے نہیں آسکتیں، یہ اس کے بعد جب Introduce ہوتا ہے، یہ Circulate ہو جاتا ہے بل، اس کے بعد آپ کو ملتی ہیں امانڈ منٹس موو کرنے کیلئے، ہم نے اس میں بہت Important amendments امانڈ منٹس موو کرنی ہیں اور یہ اسلئے نہیں تاکہ ہم چاہتے ہیں بعد میں Law Coherent ہو کسی قسم کی لوگوں کیلئے کوئی مسائل نہ بنیں اور ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ ہو ضرور پاس، ہم خود اس کے حق میں ہیں لیکن اس کو صحیح طریقے سے بعد میں کوئی Lacuna نہ رہے۔ اس میں کچھ جو امانڈ منٹس آئی ہیں، ان کو بھی، آج تو انہوں نے سپلیمنٹری ایجنڈا میں ڈال دیا ہے لیکن اس

میں There are certain other important points جن پر ابھی ہم نے امانڈ منٹس موو

کرنی ہیں، آج یہ بل Circulate ہوا ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر ایلیر، لاء منسٹر!

وزیر قانون: مسٹر سپیکر سر! اس میں بہت ہی محنت ہوئی ہے، ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے کہ آج یہ

بل پاس ہو جائے لیکن جہاں تک ان کی بات ہے، اس میں بھی وزن ہے، کوئی Lacuna نہ رہ جائے تو

امانڈ منٹس تو ٹھیک ہیں، اس حد تک ہم ان کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں اور ٹھیک ہے جس طرح

میڈم!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سلیم خان صاحب! سلیم صاحب، سلیم پترالی آپ کوئی۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: تھینک یو سپیکر صاحب! جس طرح میڈم انیسہ زیب نے اور فخر اعظم صاحب نے کہا

کہ یہ بہت Important Bill ہے جس کے اندر بہت سارے ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں جن کو اس میں

شامل نہیں کیا گیا ہے، اس میں بہت ساری امانڈ منٹس آچکی ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ فی الحال اس کو

ڈیفر کیا جائے اور باقاعدہ اس کے اوپر جن کی امانڈ منٹس آئی ہیں، ان کو دیکھنے کے بعد اس بل کو اگر پاس کیا

جائے تو میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا پورے صوبے کے ایمپلائز کیلئے اور ہم سب کیلئے اور اس ہاؤس کیلئے،

تھینک یو ویری جج۔

جناب سپیکر: چلو میں اس کو ٹیبل کرتا ہوں اور اس کے بعد ہم اس کو Next sitting کیلئے ایجنڈا پہ

رکھتے ہیں، It stands introduced۔ اچھا یہ خیبر پختونخوا، یہ ایڈیشنل ایجنڈا، یہ ایک ایڈیشنل ایجنڈا

ہے اور یہ ہمارے آفیشلز جو ہیں نا، اس کی۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

{ خیبر پختونخوا پر اوشل بلڈنگز (مینجمنٹ، کنٹرول اینڈ الاٹمنٹ) مجریہ 2018 }

**Mr. Speaker:** Item No. 14 and 15, Minister for Law, please.

**Minister for Law:** Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and Allotment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and

Allotment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once?  
Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں امینڈمنٹس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیس، امینڈمنٹس تو ابھی آئیں گی نا آگے۔ The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں جو میں امینڈمنٹ لایا ہوں، یہ Competent Authority کہاں پر کلیئر نہیں ہے، اگر آپ Definition میں دیکھیں تو Competent Authority کلیئر نہیں ہے کہ یہ کون ہے، whether، Competent Authority، ایک جگہ پر سر! آیا ہے کہ یہ چیف سیکرٹری ہے، ایک جگہ یہ کچھ اور آیا ہے، تو اسلئے میں یہ امینڈمنٹ لیکر آیا ہوں کہ:

"Competent Authority" means, the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, who shall be competent to allot, extend, exchange and cancel Provincial buildings in the manner as may be prescribed".

جناب سپیکر: لاء منسٹر اپلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! ان کی اس امینڈمنٹ کے ساتھ میں اتفاق اسلئے نہیں کر رہا چیف منسٹر، پہلے چیف منسٹر ہیں جن کے اپنے اختیارات انہوں نے چھوڑ کر وہ کہتے ہیں کہ الاٹمنٹ میں میری کوئی Responsibility نہ ہو، تو میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ یہ ایڈ منسٹریشن۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر! اس میں میں نے چیف منسٹر کا نہیں کہا ہے، میں نے تو جو Competent Authority کا کہا ہے جو وہ چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: چیف سیکرٹری، Competent Authority otherwise تو چیف سیکرٹری ہونگے،  
چیف سیکرٹری ہیں۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس طرح کریں ایک منٹ، میں تھوڑا سا، ایک منٹ، بس اس بل کو میں تھوڑا ڈیفیر کرتا  
ہوں، آپ تھوڑا اس کے ساتھ ڈسکس کریں کہ اس کی کیا وہ ہے؟

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تھوڑی دیر میں ہم اس کو وہ کر لیں گے لیکن اس کو اس وقت ڈیفیر کرتے ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Next پہ جاتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے جی۔

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2017  
کو نامنظور کرانے کیلئے قرارداد

Mr. Speaker: Item No. 08, Fakhr-e-Azam. Item No. 08, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir!

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہاں پر یہ Disapprove ہے۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں جو ہے سر۔

جناب سپیکر: خپل ریزولیشن، جو آپ کی ریزولیشن تھی۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جی ہاں سر، یہاں پر سر! یہ کہتا ہے سر! کہ “Where the local council or local government, as the case may be, does not exist due to non-election, Government may, by notification in the official Gazette, authorize the Deputy Commissioner, Assistant Commissioner or Assistant Director, Local Government, Elections and Rural Development Department, at the level of concerned district, tehsil or village” سر! یہاں پر یہ ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کو اختیارات دینا چاہتے ہیں اور ان کا Plea یہی ہے کہ “Due to non-election”، تو سر! پہلے تو یہ بتایا جائے کہ یہ تو ڈائریکٹ یہاں پر جو

According to the Constitution Article 140A، لوکل گورنمنٹ کیلئے کہتا ہے  
 “Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments.” اس کا سر! مطلب یہ ہے کہ جب آپ اس میں Interference کرتے ہیں تو آپ  
 Article 140A کی مکمل Violation کر رہے ہیں کیونکہ یہاں پر یہ کہتے ہیں کہ “Due to non-  
 election” اگر جہاں پر الیکشن نہیں ہوا! یہ سر! اس کی تقریباً میرے پاس چار فیصلے ہیں جو کہ سر! سپریم  
 کورٹ کی اتھارٹی ہے، اس میں سر! Article 140A میں Interference پر اونٹن گورنمنٹ  
 نہیں کر سکتی، ایک لحاظ سے بھی نہیں کر سکتی کیونکہ اگر وہ کرے گی، تو سر! وہ یعنی کہ آئین توڑنے کے  
 مترادف ہو گا۔ یہاں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کا Plea یہی ہے کہ “Due to non-election”، اگر  
 Due to non-election ہے، تو آپ کی اگر ویلج کو نسل کی سطح پر الیکشن نہیں ہوئے تو آپ تحصیل کو  
 اختیارات دے دیں، اگر تحصیل کے لیول پر وہ الیکشن نہیں ہوئے تو آپ ڈسٹرکٹ کے حوالے کر دیں لیکن  
 آپ ڈپٹی کمشنر کو کس طرح حوالے کر رہے ہیں؟ یہ تو سر! اس کی مکمل Violation ہے کیونکہ سر! یہ  
 سنیں، اس میں سر! یہ کہتے ہیں کہ Article 140A of the constitution، “The  
 trinitarian devolution i-e political, administrative and financial, takes place, the elected local government enjoys the autonomy and  
 independence to exercise these powers to the exclusion of other executive functionaries. Any interference or dilution of this power  
 by the provincial government or any other authority, without there being any change in the legislative design, which draws its power  
 under Article 140A, would render a democratically elected local  
 government totally otiose” یعنی اگر آپ اس میں Interference کریں گے تو یہ  
 140A کی مکمل طور پر Violation ہے اور اس میں سپورٹ میں سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان! عنایت خان! ابلیر، عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: فخر اعظم وزیر صاحب معاملات کو Mix-up کر رہے  
 ہیں، Confused کر رہے ہیں، Article 140A Implement ہو چکا ہے، Article 140A  
 کے مطابق خیبر پختونخوا کے اندر لوکل گورنمنٹ الیکشنز ہو چکے ہیں، صرف ایک ضلع ایسا رہ گیا ہے کہ جہاں  
 الیکشنز نہیں ہوئے ہیں، کوہستان میں الیکشنز نہیں ہوئے ہیں، تین ضلعوں میں، کوہستان کے تین ضلعوں

کے اندر الیکشنز نہیں ہوئے ہیں، وہاں الیکشنز اسلئے نہیں ہو سکے کہ مولانا عصمت اللہ صاحب ہائی کورٹ چلے گئے، سپریم کورٹ چلے گئے اور کوئی دو سال تک وہ مقدمہ رہا، بعد میں وہ مقدمہ بھی Decide ہوا اور وہاں کے اقوام نے ایک تیسرے ضلع کا مطالبہ کر دیا۔ وہاں چونکہ ٹرائبل سسٹم ہے، برادری سسٹم ہے تو اس کو ایڈجسٹ کرنے کیلئے چیف جسٹس نے تیسرے ضلع کی بھی منظوری دے دی، In the meantime الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اندر Delimitations کا سلسلہ شروع ہو گیا اور Census کے بعد انہوں نے نئی Delimitations اور نئے اس پر پابندی بھی لگا دی، اسلئے اصولاً ان ضلعوں کی Approval ہو گئی ہے، وہاں الیکشنز نہیں ہو سکتے، At the moment وہاں الیکشنز نہیں ہو سکتے۔ گزشتہ تین سالوں سے کوہستان کے اندر کروڑوں روپے کے فنڈز صوبائی حکومت کے پڑے ہیں اور وہاں کے Elected representatives کی یہ ڈیمانڈ تھی، صوبائی اسمبلی کے Elected representatives جو ہیں، ان کی یہ ڈیمانڈ تھی کہ وہاں لوکل گورنمنٹ کے جو سرکاری آفیشلز ہیں، ان کو اور ڈپٹی کمشنر کو جس طرح باقی جگہوں میں لوکل گورنمنٹس نہیں ہوتی تھیں، اس سے پہلے بھی لوکل گورنمنٹ جو ہے In the absence of elected local governments یہ پیسے خرچ کر چکی ہے، تو ان کو اختیارات دیئے جا رہے ہیں تاکہ وہ وہاں کے Elders اور وہاں کے صوبائی اسمبلی کے ممبران یعنی Elected representatives کی کمنٹییشن سے یہ پیسے خرچ کر سکیں، اسلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوہستان کا مسئلہ ہے اور کوہستان کے Elected representatives اس کو بہتر سمجھتے ہیں، یہ کانسٹی ٹیوشن کی Violation نہیں ہے، وہ غلط Quote کر رہے ہیں، آرٹیکل 140A لوکل گورنمنٹ الیکشنز کے حوالے سے ہے۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، یہ بات کر رہے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): Article 140A جو ہے، وہ اس کے بارے میں ہے کہ صوبائی حکومتیں لوکل گورنمنٹ الیکشنز کریں گی، تو لوکل گورنمنٹ الیکشن ہم نے کیا ہے، Elected representatives کو اختیارات منتقل کریں گے، ہم نے چوبیس ضلعوں کے اندر Elected representatives کو اختیارات منتقل کر دیئے ہیں، ایک ضلع کے اندر کوئی Elected Body ہے ہی نہیں تو وہاں حکومت کے فنڈز ایسے ہی رہیں گے۔ یہ چاہتے ہیں کہ کوہستان کے فنڈز ہیں، لوگوں کے فنڈز ہیں اور یہ خرچ نہ ہوں، یہ

مناسب نہیں ہے، یہ کوہستان کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے، ہم وہاں کے Elected representatives کی ڈیمانڈ پہ یہ امینڈمنٹ لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں ستار صاحب، ستار صاحب! پلیز۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر! یہ ہمارا بڑا اہم مسئلہ تھا، یقیناً جب سے لوکل گورنمنٹ کی ہمارے خیبر پختونخوا میں انسٹی ٹیوشنز بنے ہیں، اس کے بعد کوہستان میں یہ ایک ٹیکنیکل بات، ایک Difficulty جو Arise ہو گئی اور ہمارے جو منتخب وہاں سے اسمبلی کے ممبران ہیں، ان کی طرف سے یہ بات آئی، چونکہ ہمارا شیئر کوہستان کا جو بھی بنا ہے، وہ ابھی تک Utilize نہیں ہو سکا، اسلئے ہم نے پبلک کی ڈیمانڈ پہ ڈیمانڈ کر دی کہ اس کا حل نکالا جائے اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی آکر اس بات کا اعلان کیا تھا کہ یہ آپ کا شیئر ہے، اس کا استعمال ہونا چاہیے لیکن کچھ باتیں جو میرے بھائی نے Technically پوائنٹ آؤٹ کی ہیں، اس کا حل بھی نکل آیا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا میں اس کی مثال ہے کہ جب سے لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس ہوا، اس سے پہلے یہی مسئلہ پورے خیبر پختونخوا میں آیا تھا کہ لوکل فنڈز کو کیسے استعمال کیا جائے، غالباً میرے خیال میں اس ایکٹ کی 135 Clause ہے جس میں ہے کہ ”If any difficulty arise“ اگر کوئی ایسی مشکل پیش آتی ہے تو اس کا متبادل حل بھی ہے، تو بہر حال ان کی طرف سے جو Bill propose ہوا ہے، اس میں ہم نے تین ممبران اسمبلی نے Propose کیا تھا کہ لوکل کونسلز یہاں نہیں ہیں، وولج کو نسلز، ڈسٹرکٹ کو نسلز، تحصیل کو نسلز، وہاں پہ اے ڈی لوکل کونسلز اور ڈسٹرکٹ میں جو ہمارا ڈی سی ہے، اس کو Empower کیا گیا، اس کو بھی ہم نے سپورٹ کیا ہے لیکن ساتھ ہی ہم تینوں ممبران اسمبلی نے یہ بھی امینڈمنٹ Propose کی ہے کہ اس کا بہتر حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک وہاں پہ لوکل باڈیز کا الیکشن نہیں ہوتا ہے، اس وقت تک اگر DDAC کو، ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کو بھی اس میں شامل کریں اور اس وجہ سے ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں، اس کو Withdraw نہیں کرنا چاہیے، یہ ہمارا حق ہے کوہستان کا، تین سال سے ہمارا فنڈ Utilize نہیں ہو رہا ہے، ہمارے الحمد للہ تین ضلع بن گئے۔

جناب سپیکر: میں اس کو ہاؤس کے سامنے ٹیبل کرتا ہوں۔ جی، عنایت خان، ایک منٹ، عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ستار خان نے جو بات کی ہے، میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ ان کا Regard کیا جائے کہ وہاں کے Elected MPAs کی کنسلٹیشن سے فنڈ خرچ کیا جائے لیکن

لاء کے اندر یہ الفاظ اسلئے ہم نہیں لائے کہ پھر جو وہ بات کر رہے ہیں، اسی کے مطابق پھر کورٹ کے اندر کوئی جا سکتا ہے کہ ایم پی ایز کو آپ ناظمین کا فنڈ کیوں دے رہے ہیں، وہ کورٹ میں ہو سکتا ہے، اسلئے انڈر سٹینڈنگ یہی ہے کہ وہاں کے Elected MPAs اسی کو خرچ کریں گے اور جب لوکل گورنمنٹ کے Elected representatives آجائیں گے تو پھر انہی کے کہنے پہ یہ خرچ ہوں گے، آپ اس کو ہاؤس کے سامنے Put کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the motion, moved by the honourable Member, may be adopted-----

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چونکہ آپ کی ڈیپٹی ہو چکی ہے تو ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں ناجی، ابھی۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب! بات اس طرح ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ یہ 140A الیکشن کے متعلق ہے تو میں ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں کہ 140A میں صاف لکھا ہوا ہے کہ اس میں ایڈمنسٹریٹو اور فنانشل پاورز جب لوکل گورنمنٹس کو دی جاتی ہیں تو اس کے متعلق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ ایوان کہتا ہے کہ وہاں پر کوہستان میں الیکشنز نہیں ہوئے تو اس کو اس آرڈیننس میں Mention کرنا چاہیے تھا کہ یہ کوہستان کے متعلق ہے اور تیسری اگر میرے متعلقہ ایم پی اے صاحب چاہتے ہیں تو میں اس سے Agree کر رہا ہوں کیونکہ ہم کسی کے ساتھ زیادتی کرنا نہیں چاہتے، پھر سر! یہ پاور DDAC کو دی جائے کیونکہ وہ Public representative ہے اور پبلک کو Represent کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی موشن واپس کرتے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: ہاں میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you.

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 09, honourable Senior Minister for Local Government.

Mr. Inayatullah { Senior Minister (Local Government): I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Ordinance, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) کا ایوان کی میر: پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا سٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ آرڈیننس مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 10, honourable Senior Minister for Science and Technology, Law Minister! Please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I intend to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Ordinance, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Item No. 14 & 15-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ہم نے اس کو Already، لاء منسٹر! پلیز یہ ایڈیشنل ایجنڈا ہے، ابھی اس سے پہلے ہوا ہے، تقسیم ہو گیا ہے، یہ ہم نے ڈیفرفر کیا تھا کچھ وقت کیلئے، میں نے کہا کہ لاء منسٹر اور یہ آپس میں کچھ وہ کر لیں تو Amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! Clause 2، سر! وہی امینڈمنٹ ہے Competent Authority کی سر۔ اگر سر! وہ چاہتے ہیں کہ وہ میرے چیف منسٹر کے ساتھ Agree نہیں کر رہے تو سر! وہ نام دے دیں Competent Authority کا لیکن بل میں سر! اس کو صاف ہونا چاہیے کہ یہ شخص Competent Authority ہے۔ اب اس بل میں Competent Authority کوئی فرد نہیں ہے، کبھی چیف منسٹر ہے اور کبھی کوئی اور ہے، تو یہ خاص Competent Authority کا نام دے دیں کہ فلاں شخص یا فلاں جو آفیسر ہے یا جو بھی ہے، وہ Competent Authority ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! اس میں میری Respectful submission یہ ہے کہ چونکہ ایڈیشنل ایجنڈے کے طور پر یہ Item include ہوا ہے اور اس میں یہ کافی Valuable amendment لے کر آئے ہیں، تو میرے خیال میں اس کو فی الحال ڈیفرفر کر دیں اور پھر 'نیکسٹ' اس کو اس میں ہم ان شاء اللہ لے لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، فخر اعظم وزیر صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: ڈیفرتو سر! یہ بار بار ہو رہا ہے اور یہ تقریباً چوتھی مرتبہ ڈیفرتو ہو رہا ہے لیکن سر! آپ سر ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Clause 3 to 6 of the Bill, since no amendment-----

(Interruption)

Mr. Speaker: The amendment please withdrawn-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نہیں آپ کیا کہتے ہیں کہ پورے بل کو، پھر تو پورا بل جو ہے نا وہ Withdraw ہوگا۔۔۔۔۔  
وزیر قانون: سپیکر صاحب! یہ اس میں ایڈیشنل ایجنڈا کے طور پر آیا ہے، Reply میرے پاس امینڈمنٹ کی بالکل نہیں آئی ہے، تو اسلئے میری Respectful submission یہ ہے۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: دیکھیں چونکہ گورنمنٹ آفیشلز مسلسل رابطے کر رہے ہیں، ان کو سیریس پر ابلمز ہیں، میرے خیال میں آج اس کو۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: اس میں لاء منسٹر صاحب کے ساتھ کچھ لوگ بیٹھ کر Consensus develop کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اس طرح کرتے ہیں کہ بریک کے بعد، میں ابھی بریک دے دوں گا، بریک کے بعد اس کو Proper table کرتے ہیں اور ڈسکس کر لیں، اس دوران آپس میں، میں نماز اور چائے کیلئے آدھے گھنٹے کی بریک دیتا ہوں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: اب ’کو لپچر آور‘ نہیں ہوگا؟  
وزیر قانون: ’کو لپچر آور‘ اس کے بعد ہوگا، آخر میں ہوگا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر! پلیز۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز ہاؤس تھوڑا Inorder ہو جائے تو میں آپ کو موقع دیتا ہوں، جو آپ ڈسکشن چاہتے ہیں نانا کہ انہوں نے آپس میں ڈسکشن کر لی ہے اور یہ بل کا مسئلہ حل ہو جائے گا، اس کے بعد۔ لاء منسٹر پلیز، اچھا جی چلو میں، بیٹنی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں، محمود بیٹنی!

## رسمی کارروائی

جناب محمود احمد خان: مہربانی۔ سپیکر صاحب! زہ خالی دوہ خبری کوم چہ کوم نقیب اللہ محسود حوالی سرہ چہ پہ کراچی کبھی چہ کومہ واقعہ شوہی دہ، Basically دا محسود چہ کوم دے، دا زما پہ دسترکت تانک کبھی آباد دی، دا ڊیرہ افسوسنا کہ او ڊیرہ ظلم والا واقعہ شوہی دہ۔ سپیکر صاحب! مونہر چہ نن کوم دلته ممبران یا چہ خومرہ کسان ناست یو، مونہر هغه ورغ قرار داد ہم پاس کرے دے چہ ڊیر ظلم شوے دے سپیکر صاحب! خاصکر قبائلو سرہ، زہ خپله د قبائل علاقہ نہ تعلق لرم، آخر دا ظلم مونہر سرہ ولہی کیری، آخر داسی وینہ مونہر والا ولہی توئیری؟ مونہر چا نہ پتہ او کرو چہ دا د قبائلو وینہ، دا نقیب اللہ محسود چہ خالی ئی پہ دہی باندہی وژلے دے چہ دا دہشتگرد دے، آیا چہ دا دہشتگرد دے، دا ټوله دنیا ئی گوری سپیکر صاحب! پہ دہی باندہی انکوائری اوشوہ، پہ دہی باندہی خبری اوشوہی، داسی ظلم، دا زیادتی خالی د قبائلو سرہ کیری، پہ دہی چہ مونہر پښتانه یو او مونہر قبائل یو، دا ظلم چہ دا کوم کراچی کبھی شوے دے، کوم ایس پی کرے دے، مونہر د دہی مذمت کوؤ سپیکر صاحب! او مونہر دا مطالبہ کوؤ، د دہی هاؤس نہ مونہر قرار داد ہم پاس کرے دے، وفاقی حکومت ته هم وایو او سندھ حکومت ته هم وایو چہ کوم ظلم تا د نقیب اللہ محسود دغه جوان سرہ او کرو، کم از کم دغه کس ته داسی سزا ور کرے شی سپیکر صاحب! چہ بیا خوک داسی جرات نہ او کری، بیا خوک داسی هغه نہ او کری خامخا چہ مونہر پښتانه، مونہر قبائل چرتہ لار شو چہ ورشو، وائی چہ دا دہشتگرد دی، آخر زمونہر گناه کومہ دہ، مونہر ته د گناه دا حکومت رااوبنائی، دا خلقو ته مونہر التجاء کوؤ خالی د دہی د پارہ چہ مونہر قبائل یو یا پښتانه یو خالی؟ سپیکر صاحب! خپل پوائنٹ آف ویو د خپلی پارٹی د طرف نہ، د خپلی علاقہ والا طرف نہ مونہر د دہی شی مذمت کوؤ چہ کوم ظلم او زیادتی د نقیب اللہ سرہ شوہی دہ، دغی سړی ته د سخت نہ سخت سزا ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی، لاء مسٹر صاحب! پلیز، جہاں آپ۔۔۔۔۔  
وزیر قانون: فخر اعظم!

جناب سپیکر: بس میں یہ ختم کر لوں، اس کے بعد موقع دیتا ہوں آپ کو (مداخلت) اچھا یہ پاس ہو جائے۔ فخر اعظم وزیر!

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

{ خیبر پختونخوا پر او نیشنل بلڈنگز (مینجمنٹ، کنٹرول اینڈ الاٹمنٹ) مجریہ 2018 }

جناب فخر اعظم وزیر: سر! میری منسٹر صاحب کے ساتھ بات چیت ہو گئی ہے، سر! یہ 7 Clause کی جو امندمنٹ ہے، وہ Agree کر گئے ہیں باقی جو امندمنٹس ہیں، وہ میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا جی آپ کس کے ساتھ Agree کر گئے پہلے وہ آپ، Amendment in sub- clause 4 of the Bill، یہ آپ۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ 4 Clause۔

جناب سپیکر: یہ 4۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ 7 Clause کی جو امندمنٹ ہے سر! یہ اس میں 4 Sub-clause۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایک ایک Clause وہ کر لیں، جو آپ نے Withdraw کرنی ہے، وہ Withdraw کریں گے، تو وہ آپ کر لیں، آپ بالکل شروع کر لیں۔ یہاں سے Amendment in Clause 2 of the Bill، یہاں سے شروع کر لیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہ 2 Clause کی جو امندمنٹ ہے، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں سر۔

**Mr. Speaker:** Withdrawn. Since amendment has been withdrawn, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. Clauses 3 to 6 stand part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill, first amendment.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہ ان سب کی، Amendment in sub-clause (4), for the full-stop appearing at the end in the existing proviso, the colon may be substituted and thereafter the following

new proviso may be added, sir. سر! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس بل سے پہلے جو چیف منسٹر نے جتنے بھی کوارٹرز لاٹ کئے ہیں، ان کو اس بل سے پہلے Accept کیا جائے۔  
جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر اپیلینز۔

وزیر قانون: بالکل اس امینڈمنٹ کے ساتھ Agree کیا ہے، اس کے علاوہ باقی امینڈمنٹس Withdraw کریں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment in sub-clause (5) of Clause 7.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir! Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Third amendment in sub-clause (5) for new sub-clause (6) in Clause 7, Fakhr-e-Azam Wazir.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir! Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 11 and 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 11 and 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 11 and 12 stand part of the Bill. Amendment in Clause 13 of the Bill, withdrawn?

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Yes, Sir.

Mr. Speaker: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 14 to 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 14 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 14 to 19 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

### مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

{ خیبر پختونخوا پراونشل بلڈنگز (مینجمنٹ، کنٹرول اینڈ الاٹمنٹ) مجریہ 2018 }

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law! Please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir! I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and Allotment) Bill, 2018 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and Allotment) Bill, 2018 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے تھے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! کونسی چیز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی یہ جو اہم کام ہوا ہے، اس کو ڈیفرفر کرتے ہیں کونسی چیز کو، نلوٹھا صاحب!

رسمی کارروائی

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سر، مہربانی سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سر! وہ جو محمود بیٹنی صاحب نے جو قرارداد کی بات کی ہے، میں ایک اور قرارداد کی بات کرتا ہوں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں اجازت دے دیں۔ سپیکر صاحب! اس ہاؤس میں جو کروڑوں عوام کے نمائندے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ہم سب کیلئے بڑا باعزت اور پر وقار ادارہ ہے اور اس کی جو عزت ہے، وہ ہم سب کے اوپر اس طرح ہے جیسا کہ ہم اپنی عزت کرتے ہیں، تو سپیکر صاحب! جس طرح باقی اسمبلیوں میں قرارداد پاس کرائی گئی ہے کہ چیز مین تحریک انصاف نے جس طرح پارلیمنٹ کے اوپر \* + بھیجے کی بات کی ہے، تو اس کیلئے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم بھی یہاں پہ ایک مذمتی قرارداد پاس کریں۔ چونکہ ہم سارے لوگ رات دن ایک کرتے ہیں (تالیاں) اور سارا کچھ ہم اسمبلیوں میں آنے کیلئے کرتے ہیں، پارلیمنٹ میں آنے کیلئے کرتے ہیں اور الیکشن ہم اسی لئے لڑتے ہیں، الیکشن Campaign کرتے ہیں، تو پھر اس ادارے کے اوپر \* + بھیجنا یہ کسی بھی صورت میں زیب نہیں دیتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زر گل خان! آپ یہ سن لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو میری یہ گزارش ہے کہ جناب سپیکر صاحب! اگر آپ اجازت دے دیں تو ہم بھی ایک مذمتی قرارداد لے آئیں تاکہ ہر ممبر جو اسمبلی میں آنا چاہتا ہے، وہ اس پارلیمنٹ کے ادارے کو عزت دے اور اس ادارے کا احترام کرے جو ہم سب کے اوپر ہے۔

\* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: زر گل صاحب! آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں اور آپ Respond کریں۔  
(قیمتے اور تالیاں)

جناب زر گل خان: جناب سپیکر صاحب! توجہ۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: یہ ایک امنڈ منٹ لاء منسٹر ابھی لے کر آئیں چونکہ اس کی کمٹنٹ ہو چکی تھی تو وہ میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تو آپ پلیز پڑھ لیں جی۔  
جناب زر گل خان: جناب سپیکر صاحب! جو میرے آئینہ ممبر نے بات کی ہے، تو ہمارے آئین میں یہ لکھا ہے کہ "Sovereignty is that supreme power which is not bound by law"  
آپ آئین میں وہ ترمیم میں نہیں کر سکتے ہیں جو متضاد ہو۔ چونکہ یہ واحد ملک ہے دنیا میں جو اسلام کے نام پر بنا ہے، تو اس اسمبلی میں یہ ترمیم ختم نبوت کے بارے میں لاتے ہیں۔ یہ جو سپریم کورٹ جو سپریم ادارہ ہے جو جس کو نااہل کرتی ہے، اس پارلیمنٹ کے ذریعے سے نااہل لوگوں کو اہل قرار دے رہے ہیں تو کیا اس پارلیمنٹ پر \* + نہیں بھیجینی چاہیے؟ اس پر تو بھیجینی چاہیے نا۔۔۔۔۔  
(شیم شیم کی آوازیں)

جناب زر گل خان: جو ایک۔۔۔۔۔

(شیم شیم کی آوازیں اور شور)

جناب زر گل خان: سنو نا، جرات ڈالو ذرا میری بات سنو بات سنو ایسا نہیں ہوتا ہے، یہ "گونوازگو" کا نعرہ بھول گئے، اب اس کی یاد نہ دلائیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب زر گل خان: کیا نہیں کیا اس نے؟

(شور)

جناب زر گل خان: کیا نااہل آدمی کو اہل نہیں کیا؟

Mr. Speaker: Order in the House, please.

(Pandemonium)

جناب زر گل خان: آپ میں اتنی جرات نہیں ہے کہ آپ بات سنیں، بات تو سنو نا۔

\* جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

(شور)

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب! ہاؤس کو Inorder کیا جائے۔  
جناب سپیکر: جی جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: فخر اعظم وزیر!

(شور)

جناب سپیکر: فخر اعظم وزیر صاحب!

(شور)

جناب سپیکر: فخر اعظم وزیر صاحب، فخر اعظم وزیر!

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین جناب سپیکر کے ڈانس کے سامنے احتجاجاً گھڑے ہو گئے)

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir! I hereby give notice of the following amendment in the above Bill. Insertion of-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: زہ دا الفاظ Expunge کوم، میں Expunge کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: Expunge نہیں معافی مانگیں گے۔

جناب سپیکر: یہ اس کا ذاتی فعل ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں اس کو Expunge کرتا ہوں۔

اراکین: معافی مانگیں گے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں نے Expunge کروایا جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اس کا پرائیویٹ، میں نے Expunge کیے۔۔۔۔۔

(شور)

سر دار اور نگزیب نلوٹھا: کٹورے پہ کٹوراء، بیٹا باپ سے بھی گورا۔

(تہقہ)

جناب سپیکر: جی، وہ ایک امانڈ منٹ تو پوری کرنے تو دیں نا، یہ کام پورا کمپلیٹ ہو جائے۔ آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا جی، آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا، میں تھوڑا، یہ امانڈ منٹس پوری کر لیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں نے Expunge کئے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ تو جائیں نا، بیٹھ جائیں پلیز، بھائی میرے آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں تھوڑا پلیز۔ بیٹھنی صاحب کبینہہ خو کنہ، پلیز، بیٹھنی صاحب! پلیز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں، میں بات کرتا ہوں پلیز، میں بات کرتا ہوں، نلوٹھا صاحب! ایک دو منٹ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: امانڈ منٹ موو کرنی ہے۔ فخر اعظم! فخر اعظم! جلدی امانڈ منٹ موو کریں۔

(شور)

Mr. Fakhre-Azam Wazir: Notice of the amendment in the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Building Management, Control and Allotment Bill. Sir, I hereby give a notice of the following amendment-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، یہ امانڈ منٹ پاس کرتا ہوں، یہ امانڈ منٹ پاس کرتا ہوں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، فخر اعظم صاحب!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: امانڈ منٹ آپ پڑھ لیں۔

Mr. Fakhre-Azam Wazir: Sir, I hereby give a notice of the following amendment in the above captioned Bill. Insertion of new proviso in Clause 7 in sub-clause (4), in the proviso, after the word “four”, the words “each in category”, may be inserted.

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

(شور)

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میں سپورٹ کرتا ہوں جناب سپیکر۔

(شور)

Mr. Speaker: Ji, stands part of the Bill.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: آپ اگر تھوڑا بیٹھ جائیں تو ہم چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں میں ریکویسٹ کرتا ہوں جی، زر گل صاحب! آپ بھی بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، دیکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں سیشن 'ایڈجرن' کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, 12<sup>th</sup> February, 2018.

---

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 فروری 2018ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)